السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا چچازاد بھائی بنک الجزیرہ میں کلرک ہے۔ اسے بعض علماء نے فتویٰ دیا کہ وہ یہ ملازمت چھوڑ دے اور بنک کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کرے۔ آپ کو اللہ بہتر جزا عطا فرمائے، ہمیں مستفید فرمائیے کہ آیا یہ ملازمت جائز ہے یا نہیں؟ (عمری۔ ع۔ ع۔ جدہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے اسے مذکورہ فتویٰ دیا، اس نے بہت اچھا کام کیا۔ کیونکہ سودی بنکوں کی ملازمت جائز نہیں۔ اس لیے کہ یہ گناہ اور سرکشی پر بنک کی اعانت ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ‎O (المآئدۃ : ۲)

‘‘اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔’’

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ‘‘آپ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں، سب پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔’’ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 145

محدث فتویٰ